فتویٰ نمبر:	53296	سائل:	سرفراز خان	مجیب:	محمد احمد
مفتی:	مفتی آفتاب صاحب	مفتی:	مفتی محمد حسین صاحب	تاریخ:	19-01-2015
کتاب:	روزہ	باب:			

غیر سرکاری رؤیت ہلال کمیٹیوں کی شرعی حیثیت

سوال: کیافرماتے ہیں علماء کرام ومفتیان عظام اس مسئلہ کے بارے میں:

مرکزی رؤیت ہلال کمیٹی حکومت پاکستان کا تشکیل کردہ ادارہ ہے۔جس کی ذمہ داریوں میں ہلال دیکھنا۔اس کے متعلق شہادتیں قبول کرنااور رمضان، عیدین ودیگر اسلامی مہینوں کے لیے رؤیت کااعلان کرناشامل ہے۔ادھر صوبہ خیبر پختونخواکے کچھ اضلاع میں بعض غیر سرکاری کمیٹیاں حکومتی کمیٹی کے علی الرغم لوگوں سے شہادتیں وصول کرتی ہیں اور رمضان و عیدین کا اعلان کرتی ہیں، ان حضرات کے اعلان کے بموجب ان علاقوں کے لوگ روزے رکھنا شروع کرتے ہیں اور عیدیں مناتے ہیں۔اس تناظر میں چند سوالات حل طلب ہیں۔

(۱) کیاریاست کی طرف سے مرکزی رؤیت ہلال کمیٹی اور صوبائی و ضلعی سطح پر زونل سرکاری کمیٹیوں کے ہوتے ہوئے ایسی غیر سرکاری کمیٹیاں قائم کرنا جائز ہے؟ یہ حضرات جو عام لوگوں سے شہادتیں وصول کرتے ہیں اور ہلالِ عید ورمضان کااعلان کرتے ہیں، کیاان لوگوں کااعلان شرعی قاضی کے اعلان کے حکم میں ہوگا؟اگر نہیں توان کے لیےاس طرح کے اعلانات کرنا جائز ہے یا نہیں؟مزید برآں عام لوگوں کے لیےان کے اعلان پر عمل کرنا جائز ہے یا نہیں؟نیز کیارؤیت ہلال کی شہادت قبول کرنے کے لیے دارالقضاء شرط ہے یا نہیں؟

(۲) جن علاقوں میں ان غیر سرکاری کمیٹیوں کے اعلان پر اکثر لوگ روزہ رکھیں یا عید منائیں توکسی فرد کے کیے اسی علاقے میں شخصی طور پر مرکزی حکومتی کمیٹی پر اعتماد کرتے ہوئےان کی مخالفت جائز ہے یا نہیں؟

(۳) بعض اوقات ایسا بھی ہوتاہے کہ ان حضرات کے اعلان کے حساب سے شوال کا مہینہ اکتیس (۳۱) دن کا ہوجاتا ہے۔بعض مرتبہ ایسا بھی ہوتاہے کہ جس دن یہ لوگ رؤیت کااعلان کرتے ہیں اس کے ایک روز بعد بھی رؤیت نہیں ہو پاتی اور سرکاری کمیٹی عدم رؤیت کااعلان کرتی ہے تواب ان کے اعلان پر جن لوگوں نے عید منائی ہے ان پر قضاء واجب ہے یانہیں؟اور جس دن انہیں نے عید منائی اس سے اگلی رات کی تراویح پڑھیں گے یا نہیں؟اور ان کے لیے اگلے دن کے روزے کاشرعی حکم کیاہے؟

(۳) عیدالاضحیٰ کے موقع پر تکبیراتِ تشریق مقامی کمیٹیوں کے اعلان کے حساب سے شروع ہوں گے اور ختم ہوں گے یا حکومتی کمیٹی کے اعلان کے حساب سے شروع اور ختم ہوں گے؟ اسی طرح یوم عرفہ کا تعین سرکاری کمیٹی کے اعلان کے موافق ہوگا یا مقامی کمیٹی کے اعلان کے موافق؟ علاوہ ازیں ان حضرات کے اعلان کے مطابق حکومت کی کمیٹی کے اعلان کے سے ایک دن پہلے اگر کوئی قربانی کرے تو اس کی قربانی کا کیا حکم ہوگا؟ جبکہ امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک جب تک امیر المومنین یا گورنر قربانی نہ کرے تب تک کسی کی قربانی جائز نہیں۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب شہر میں امیر المومنین نماز عید ادا کرے تب شہر والوں کے لیے قربانی کرنا جائز ہے اور دیہات میں طلوعِ صبح صادق کے بعد قربانی جائز ہے۔

(بحوالہ تکملہ فتح الملہم: جلد نمبر ۳، صفحہ نمبر ۳۱۰، جواھر الحدیث مصنفہ مولانا ظفر اقبال: جلد نمبر ۴ صفحہ نمبر ۴۶۴ - ۴۶۵، ادارہ اسلامیات لاہور)

اسی طرح بعض اوقات اس صوبے کا گورنر مقامی کمیٹی کے اعلان کے مطابق نماز عید پڑھ لیتا ہے اور قربانی کر لیتا ہے تو کیا باقی صوبے کے لیے اس کی وجہ سے کوئی گنجائش پیدا ہو گی یا نہیں؟

معتبرات فقہ حنفی کی تصریحات کی روشنی میں مفصل جواب تحریر فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔

الجواب باسم ملہم الصواب

۱، ۲- مرکزی رؤیت ہلال کمیٹی اور دیگر زونل کمیٹیوں کے ہوتے ہوئے غیر سرکاری کمیٹیاں قائم کرنا اور ان کمیٹیوں کا ہلالِ عید و رمضان کا اعلان کرنا عوام میں تشویش و انتشار کا سبب بنتا ہے، لہٰذا ایسا کرنا درست نہیں۔ ایسی کمیٹیوں کو چونکہ حکومت کی طرف سے کوئی اختیارات حاصل نہیں ہوتے، اس لیے ان کا اعلان شرعی قاضی کے اعلان کے حکم میں نہ ہوگا اور عوام کے لیے ان کے اعلان پر عمل کرنا جائز بھی نہیں۔ عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے متعلق عوام پر لازم ہے کہ سرکاری مجاز کمیٹی کے اعلانات کے مطابق عمل کریں، البتہ رمضان کا چاند جس شخص نے خود دیکھا ہو یا اسے کسی معتبر و دیندار آدمی نے خود دیکھ کر خبر دی ہو، اس پر روزہ رکھنا لازم ہے، اگرچہ مجاز کمیٹی نے چاند کا اعلان نہ کیا ہو، البتہ اس شخص کے لیے بھی عید سرکاری اعلان کے مطابق عام لوگوں کے ساتھ کرنا ہی لازم ہے۔

ہلالِ عید کی رؤیت کی شہادت کے لیے مجلسِ قضاء شرط ہے، جبکہ رمضان کے چاند کی رؤیت کی شہادت چونکہ شرعاً خبر کے حکم میں ہے، لہٰذا اس کے لیے مجلسِ قضاء بھی شرط نہیں۔

فی الفتاوی الھندیۃ:3/315:

وإذا اجتمع أهل بلدة على رجل وجعلوه قاضيا يقضي فيما بينهم لا يصير قاضيا.

وفی الدر المختار مع رد المحتار:384/2:

"(رأى) مكلف (هلال رمضان أو الفطر ورد قوله) بدليل شرعي (صام) مطلقا وجوبا وقيل ندبا.... (وقبل بلا دعوى و) بلا (لفظ أشهد) وبلا حكم ومجلس قضاء لأنه خبر لا شهادة.... (وشرط للفطر) مع العلة والعدالة (نصاب الشهادة ولفظ أشهد) وعدم الحد في قذف لتعلق نفع العبد". وفی الشامية: "قوله: (نصاب الشهادة) أي على الأموال وهو رجلان أو رجل وامرأتان قوله: (لتعلق نفع العبد) علة لاشتراط ما ذكر في الشهادة على هلال الفطر، بخلاف هلال الصوم؛ لأن الصوم أمر ديني، فلم يشترط فيه ذلك أما الفطر فهو نفع دنيوي للعباد فأشبه سائر حقوقهم فيشترط فيه ما يشترط فيها".

وفی الفتاوی الهندية:197/1:

"وتقبل شهادة عبد على شهادة عبد في هلال رمضان، وكذا المرأة على المرأة، ولا تقبل شهادة المراهق، ولا يشترط في هذه الشهادة لفظ الشهادة، ولا الدعوى، ولا حكم الحاكم حتى إنه لو شهد عند الحاكم وسمع رجل شهادته عند الحاكم وظاهره العدالة وجب على السامع أن يصوم، ولا يحتاج إلى حكم الحاكم ..... وإذا رأى الإمام أو القاضي هلال رمضان وحده فهو بالخيار بين أن ينصب من يشهد عنده وبين أن يأمر الناس بالصوم بخلاف هلال الفطر والأضحى كذا في السراج الوهاج".

۳-اس صورت میں ایک روزے کی قضاء واجب ہوگی، نیز جب سرکاری مجاز کمیٹی نے عید کا اعلان نہیں کیا تو تراویح پڑھی جائے گی اور اگلے دن کا روزہ رکھنا بھی لازم ہے۔

فی الفتاوی الهندية:198/1:

"يلتمس هلال شوال في تاسع وعشرين من رمضان فمن رآه وحده لا يفطر أخذا بالاحتياط في العبادة فإن أفطر قضاه، ولا كفارة عليه كذا في الاختيار شرح المختار. رجل رأى هلال الفطر وشهد، ولم تقبل شهادته كان عليه أن يصوم فإن أفطر ذلك اليوم كان عليه القضاء دون الكفارة كذا في فتاوى قاضي خان. ولو شهد هذا الرجل عند صديق له فأكل لا كفارة عليه إن صدقه كذا في فتح القدير ولو رأى الإمام وحده أو القاضي وحده هلال شوال لا يخرج إلى المصلى، ولا يأمر الناس بالخروج، ولا يفطر لا سرا، ولا جهرا كذا في السراج الوهاج".

۴- ذوالحجہ کے مہینے کے ثبوت کے لیے بھی وہی شرائط ہیں جو شوال کے مہینے کے لیے ہیں، لہٰذا سرکاری مجاز کمیٹی کے فیصلے کے مطابق ذوالحجہ کے دن شمار کیے جائیں گے۔اسی فیصلے کے موافق یومِ عرفہ کا تعین ہوگا اور تکبیرِ تشریق اور قربانی کی ادائیگی لازم ہوگی۔اگر کسی شخص نے غیر سرکاری کمیٹی کے اعلان کے موافق ایک دن پہلے قربانی کی تو اس

کی قربانی ادا نہیں ہو گی۔ گورنر کے مقامی کمیٹی کے اعلان کے مطابق ایک دن پہلے نماز پڑھ لینے سے مسئلے پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔

فی الدر المختار مع رد المحتار:391/2:

"(و) هلال (الأضحى) وبقية الأشهر التسعة (كالفطر) على المذهب". و فی الشامية: "قوله: (والأضحى كالفطر) أي ذو الحجة كشوال فلا يثبت بالغيم إلا برجلين أو رجل وامرأتين وفي الصحو لا بد من زيادة العدد على ما قدمناه وفي النوادر عن الإمام أنه كرمضان وصححه في التحفة، والأول ظاهر المذهب وصححه في الهداية وشروحها والتبيين فاختلف التصحيح وتأيد الأول بأنه المذهب بحر. قوله: (وبقية الأشهر التسعة) فلا يقبل فيها إلا شهادة رجلين أو رجل وامرأتين عدول أحرار غير محدودين كما في سائر الأحكام بحر عن شرح مختصر الطحاوي للإمام الإسبيجابي". فقط والله سبحانه وتعالىٰ أعلم.